بیمار شخص کے لیے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9277

تاریخ اجراء: 28 شعبان المعظم 1446ھ / 27 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون کی عمر 63 سال ہے اور وہ درج ذیل چار بیماریوں میں مبتلا ہیں: کینسر، بلڈ پریشر، شوگر، ہارٹ اٹیک۔ ان بیماریوں کے سبب اس کے بیس روزے قضا ہو گئے، ڈاکٹر نے ان کو فی الحال روزہ رکھنے سے منع کیا ہے، تو سوال یہ ہے کہ ان سابقہ روزوں کی قضا ہی ضروری ہے یا اس کا فدیہ بھی دیا جاسکتا ہے؟ نیز ابھی چند دن کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے تو کیا اس رمضان المبارک کے روزوں کا فدیہ بھی دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ نیز چند سال پہلے کینسر کے آپریشن کے دوران بے ہوشی کی کیفیت میں چار نمازیں قضا ہوئیں اور دو دن کی نمازوں کے وقت بے ہوشی نہیں تھی، صرف بیماری کے سبب قضا ہوئیں، اب ڈاکٹر نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے، تو دیگر دو دن کی نمازوں کی طرح بے ہوشی کی حالت میں رہ جانے والی نمازوں کی بھی قضا کرنی ہوگی یا وہ معاف ہیں اور اب قضا کس طرح پڑھی جائے۔ فی الحال طبیعت بہتر ہے، بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہیں لیکن کبھی کبھار اشارے سے بھی نماز پڑھ لیتی ہیں؟

نوٹ: سائل کی وضاحت کے مطابق مریض شیخ فانی نہیں ہے یعنی فی الحال بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں، لیکن کچھ عرصہ میں امید ہے کہ وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں مریضہ کے لیے روزوں کا فدیہ دینا جائز نہیں، کیونکہ فدیہ کا حکم صرف شیخ فانی کے لیے ہے اور شیخ فانی وہ شخص ہوتا ہے جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو، البتہ اگر

فی الحال بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنا نقصان کا باعث ہو اور کسی مسلمان ماہر طبیب نے روزہ رکھنے سے منع کیا ہو، تو تندرست ہونے تک اسے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے، تندرست ہونے کے بعد ان روزوں کی قضا لازم ہو گی۔

اور چونکہ مذکورہ خاتون شیخ فانی کے حکم میں نہیں، بلکہ ڈاکٹر نے انہیں بیماری کے سبب فی الحال روزہ رکھنے سے منع کیا ہے، تو گزشتہ بیس روزوں کا فدیہ دینا فی الحال جائز نہیں، تندرست ہونے پر ان کی قضا کرنی ہو گی، یونہی اگر بیماری کے سبب آنے والے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکتی ہوں، تو ان کو فی الحال روزے چھوڑنے کی اجازت ہے، لیکن ابھی ان کا فدیہ دینا جائز نہیں، بلکہ حکم یہ ہے کہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر بیماری چلی جائے تو سابقہ روزوں کی قضا کریں اور اگر آخری وقت تک شفایاب نہ ہوں اور مرض الموت طاری ہو، تو سابقہ روزوں کے فدیہ کی وصیت کر دیں۔

جہاں تک قضا ہونے والی نمازوں کا معاملہ ہے، تو اس کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ دیگر دو دن کی نمازوں کی طرح بے ہوشی کی حالت میں رہ جانے والی چار نمازیں بھی معاف نہیں ہوں گی، بلکہ ان کی قضا کرنا بھی لازم ہو گا، کیونکہ اگر کسی شخص کی چھ سے کم نمازیں بے ہوشی کی حالت میں رہ جائیں، جیسے سوال میں چار نمازوں کا بتایا گیا ہے، تو ان کی قضا کرنا لازم ہوتی ہے، البتہ اگر چھ سے زیادہ نمازوں کے دوران بے ہوشی رہے، تو ان نمازوں کی قضا لازم نہیں ہوتی۔ نیز قضا نماز کی ادائیگی کے وقت کوئی شرعی عذر پایا جائے، مثلاً مریض قیام پر قادر ہی نہ ہو یا قیام کے سبب اسے مرض زیادہ ہونے کا خوف ہو لیکن بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہو، تو بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرنا، لازم ہے، اس صورت میں اشارہ سے نماز پڑھنا کفایت نہیں کرے گا، اگر پڑھ لی، تو دوبارہ پڑھنا لازم ہو گا۔

اب بالترتیب جزئیات ملاحظہ کیجئے:

شیخ فانی کو روزے کا فدیہ دینے کی اجازت ہے، جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”(وللشیخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدي) وجوبا لو موسرا“ ترجمہ: شیخ فانی جو روزہ رکھنے سے بالکل عاجز آجائے اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور اس روزے کے بدلے فدیہ دینا واجب ہے، اگر وہ غنی ہو۔ (تنویر الابصار و در المختار، جلد 03، صفحہ 472، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر آخری وقت تک شفایابی نہ ہو، تو فدیہ کی وصیت کر دے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے، انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت نہیں، بلکہ بیماری جانے کا

انتظار کریں، اگر قبلِ شفا موت آجائے، تو اس وقت کفارہ کی وصیت کر دیں، غرض یہ ہے کفارہ اس وقت ہے کہ روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگاتار نہ متفرق اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو اس عذر کے جانے کی امید نہ ہو جیسے وہ بوڑھا کہ بڑھاپے نے اسے ایسا ضعیف کر دیا کہ گنڈے دار روزے متفرق کر کے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 547، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مریض کو کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، اس کے متعلق صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے۔۔۔ کا غالب گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔ ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم ناکافی ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں۔ (1) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا (2) اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا (3) کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اُس کی خبر دی ہو۔" (بہار شریعت، حصہ 5، صفحہ 1003، مکتبۃ المدینہ کراچی)

بے ہوشی کے سبب قضاء ہونے والی نمازوں کے متعلق تفصیلی کلام کرتے ہوئے علامہ ابو المَعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 616ھ / 1219ء) لکھتے ہیں: "إذا أغمي على الرجل يوم وليلة أو أقل يلزمه قضاء الصلوات، وإن أغمي عليه أكثر من ذلك فلا قضاء عليه وهذا الاستحسان۔۔۔ وجه الاستحسان: حديث علي فإنه أغمي عليه في أربع صلوات فقضاهن، وعمار بن ياسر أغمي عليه يوم وليلة فقضى الصلوات، وابن عمر أغمي عليه في ثلاثة أيام فلم يقض الصلوات" ترجمہ: اگر کسی شخص پر ایک دن اور رات یا اس سے کم بے ہوشی طاری رہی، تو اس پر ان نمازوں کی قضا لازم ہو گی اور اگر اس سے زیادہ بے ہوشی طاری رہی، تو پھر ان نمازوں کی قضا لازم نہیں ہو گی اور یہ مسئلہ استحساناً ہے۔ استحسان کی وجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آپ پر چار نمازوں کے وقت بے ہوشی طاری رہی تو آپ نے (بعد میں) ان کی قضاء پڑھی، اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر ایک دن اور رات بے ہوشی طاری رہی تو آپ نے ان نمازوں کی قضاء پڑھی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پر تین دن بے ہوشی طاری ہوئی تو آپ نے ان نمازوں کی قضا نہیں پڑھی۔ (المحیط البرھانی، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 145، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

بہار شریعت میں ہے: "بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں۔۔۔ اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔" (بہار شریعت، حصہ 4، صفحہ 723، مکتبۃ المدینہ کراچی)

قیام سے عاجز ہو یا قیام سے مرض بڑھنے کا خدشہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے، جیسا کہ علامہ شیخی زادہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1078ھ/1667ء) لکھتے ہیں:"(عجز عن القیام۔۔۔أو خاف زیادۃ المرض۔۔۔بسببه) أي القیام (صلی قاعدا۔۔۔یرکع ویسجد) إن قدر" ترجمہ: جو شخص قیام سے عاجز ہو یا قیام کے سبب اسے مرض زیادہ ہونے کا خوف ہو تو وہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے اگر رکوع و سجود پر قادر ہو۔ (مجمع الانہر، کتاب الصلاۃ، جلد1، صفحہ154، دار إحیاء التراث العربي)

بیٹھ کر رکوع و سجود پر قدرت ہو تو اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں، جیسا کہ شیخ الاسلام ابو الحسن علی بن حسین السغدی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:461ھ/1068ء) لکھتے ہیں:"یصلیھا قاعدا یؤمن ایماء وھو یقدر علی الرکوع والسجود فانھا لا تجزیه في قول الفقھاء" ترجمہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے والا اگر رکوع و سجود پر قادر ہو، پھر بھی وہ رکوع و سجود کے اشارے سے نماز پڑھے تو فقہاء کے قول کے مطابق اسے یہ نماز کفایت نہیں کرے گی۔ (النتف فی الفتاوی، جلد1، صفحہ112، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم